

# نعت

ہر طرف فطرت کی ہیں نکلناریاں  
 نفلتِ شب کا نہیں نام و نشان  
 آئینہ کی بڑھ گئیں حیرانیاں  
 جشن کا بے صحن گلشن میں سماں  
 غنچہ و شاخ و ثمر تسبیحِ خواں  
 لیئے ہیں سر دوسن انگڑائیاں  
 گلنگاتی بہ رہی ہیں ندیاں  
 بلبلیں ہیں بے خودی میں نغمہ خراں  
 حمدِ باری کر رہی ہیں خمیاریاں  
 زشکِ فردوسِ بریں ہیں وادیاں  
 آتی ہے ہر دم صدانے کن نکال  
 شاعرِ طوبیٰ کرتی ہے گل پاشیاں  
 آرہی ہیں قدسیوں کی لولیاں  
 اوج پر کبھی کی ہیں... تالابانیاں  
 نور میں ہے نورِ باری کا سماں  
 ربِ سلمِ دم بہ دم ڈر در زباں  
 رُک گئیں باطل کی نقتہ خیزیاں  
 جبر کو طتی نہیں جائے اماں  
 ہے تجتس درختس بے گماں  
 اس کے مسلک میں کہاں ہے این دآن  
 یکت یک کیسی ہیں یہ تبدیلیاں  
 کس کی آمد سے ہیں لرزاں آنہویاں  
 تاکہ گوہر بار ہو درجِ دمان

بے طلوع مہر کا روشن سماں  
 ہوئی تارینوں سے دست کش  
 دیکھ کر حسنِ تجلی دفعتاً  
 رخص کرتی آئی ہے باد بہار  
 شبہنی نظروں سے ہو کر با وضو  
 ہو گئے عربیاں گلوں کے پیر ہنہ  
 بچ رہے ہیں آبشاروں کے رباب  
 جو کڑی جھرتے ہیں آہودشت میں  
 دیرنی ہئے جلوہ رونے سحر  
 میں خیاباں درخیاباں نکہتیں  
 ارتقا کے دوش پر ہے زندگی  
 حوریاں خلد پڑھتی ہیں سلام  
 آسمانوں کے درپے کھل گئے  
 مسجدِ اقصیٰ جمالِ دلفروز  
 مرکزِ تقدیس بے غارِ حرا  
 صحنِ کعبہ میں فردکش جبریلؑ  
 شرکِ سہما، کفر لرزاں دم بخود  
 ڈھونڈتا ہے ظلم بھی راہِ فرار  
 غفل ان نیسہ نگیزوں کو دیکھ کر  
 عشق ہے وابستہ ناز و نیاز  
 طاہرِ نخبیل اتنا توبتا؟  
 کس کی آمد پر یہ جشنِ انقلاب  
 اسے دل مشتاق! پہلے پڑھ سلام